اکرام اللہ ساجد

جناب طالب ہاشمی

تبصرۂ کتب

حدیثِ جاں (حمد و نعت)

نتیجۂ فکر جناب راسخ عرفانی

ضخامت ۱۱۲ صفحات، کاغذ و طباعت اعلیٰ

مجلد، حسین گرد پوش سے مزین۔ قیمت: بیس ۲۰ روپے

ناشر: مکتبہ نور ادب، چوک نیائیں۔ گوجرانوالہ

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت اور محبت ایک مسلمان کے ایمان کا لازمی حصہ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح خواہ نثر میں کی جائے یا نظم میں، بہت بڑی سعادت ہے اور بڑے اجر و ثواب کا باعث۔ نعت اس کلام کو کہا جاتا ہے جس میں حضورؐ سے عقیدت و محبت کا اظہار ہو۔ نعت گوئی کے لیے کوئی فنی اسلوب مخصوص نہیں ہے بلکہ نعتیہ مضامین تقریباً تمام اصنافِ سخن میں موجود ہیں۔ نعت گوئی کا آغاز عہدِ رسالت ہی میں ہو گیا تھا اور خود ذاتِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعارِ نعت استماع فرما کر شاعر کی تحسین فرمائی تھی۔ یہ شاعر یا مداحِ رسولؐ تھے حضرت حسان بن ثابت انصاریؓ۔ سچی بات تو یہ ہے کہ نعت گوئی کی ابتداء اسی وقت سے ہو گئی جب ہجرت کے بعد حضورؐ کا نزولِ اجلال مدینہ منورہ میں ہوا اور انصارِ مدینہ کی معصوم لڑکیوں نے اپنے بھرپور جوشِ عقیدت اور محبت کا اظہار برجستہ اشعار کی صورت میں کیا۔ آج بھی جو شاعر حمدِ باری تعالیٰ اور حضورِ پُرنور کی مدح و توصیف کو اپنی شاعری کا موضوع بناتا ہے۔ اس کی خوش بختی اور سعادتمندی میں کیا کلام ہو سکتا ہے۔؟

جناب راسخ عرفانی ایک نغز گو شاعر کی حیثیت سے کسی تعارف کے محتاج نہیں انہیں تقریباً

ہر صنفِ سخن پر قابلِ رشک قدرت حاصل ہے لیکن جب وُہ حمد و نعت کے میدان میں آتے ہیں تو ان کا کلام سہلِ ممتنع کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول کی محبّت ان کے سینے سے اُمڈ اُمڈ کر اشعار کی صورت میں ڈھلتی جاتی ہے۔ ہر لفظ اور ہر حرف سے حبِ رسول کی خوشبو آتی ہے جس سے مشامِ جان معطر ہو جاتا ہے۔ زیرِ نظر کتاب جناب راسخ عرفانی کے نعتیہ کلام کا تازہ مجموعہ ہے اور اس میں وُہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو ان کی شاعری کا خاصہ ہیں۔ حمد اور نعت کافی عرصہ سے جنابِ راسخ کے اشہبِ فکر کی جولان گاہ ہے۔ حضورؐ اور آپؐ کے صحابہؓ کی محبت شاعر کے دل میں رچی بسی ہوئی ہے اور ان کے کلام میں قلبِ مومن کا درد اور گداز ہے وہ اپنا دل بہلانے اور لوگوں کو خوش کر کے ان سے داد وصول کرنے کے لیے نعت نہیں کہتے بلکہ ان کی شاعری ان کی عقیدتِ رسولؐ کی آئینہ دار ہے اسی لیے ان کے کلام میں بے پناہ جوش اور روانی ہے ہم ان کے اشعار کے انتخاب کو پورے کلام کی توہین سمجھتے ہیں کیونکہ ہر شعر اس مصرعے کا مصداق ہے۔ ع

کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا ایں جاست

جناب راسخ عرفانی کے اشعارِ نعت پڑھ کر بے اختیار سیّدالانام، فخرِ موجودات، خیر الخلائق، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے محبت اور عقیدت کے جذبات ابھرنے لگتے ہیں۔ اور اسی بنا پر ہم اللہ تعالیٰ سے امید کرتے ہیں کہ وُہ ان اشعار کو شاعر کے لیے ذریعہ نجات بنا دے گا۔

اس سلسلہ میں ہم دوست اور خیر اندیش کی حیثیت سے چند گزارشات جناب راسخ عرفانی کی خدمت میں پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں، مناسب سمجھیں تو قبول فرما لیں ورنہ رد کر دیں۔

۱۔ یہ مجموعۂ حمد و نعت جس پائے کا ہے کتابت اس کے شایانِ شان نہیں۔ اکثر جگہ کاتب صاحب نے فنی لحاظ سے املا کو مضحکہ خیز بنا دیا ہے۔

۲۔ صفحہ ۵۷ اور ۸۹ پر حضورؐ کو "فاتح جنت" اور "فاتح خلدِ بریں" کہا گیا ہے۔ فاتح موزوں لفظ معلوم نہیں ہوتا۔ تفصیل اور بحث کا موقع نہیں، وُہ خود حضورؐ کی دُعاؤں پر غور فرمائیں۔ درِ جنت کے ساتھ اگر فاتح کا لفظ آتے تو اور بات ہے۔

۳۔ صفحہ ۶۳ پر مصرع "بحرِ ذخار کی موجوں کا تھا منظر کیسا؟" میں بحرِ زخار ہوتا، تو بہتر تھا۔

۴۔ صفحہ ۹۲ پر مصرع "دشمنوں نے لاکھ تاریکی بچھائی راہ میں" نظرِ ثانی کا محتاج ہے۔ "راہ میں تاریکی بچھانا"، محاورہ نہیں ہے۔

۵۔ صفحہ ۹۵ پر "دیدِ طیبہ" کے بجائے "دید طیبۃ" کتابت ہُوا ہے۔